رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللّٰہ اکبر
الہام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عصہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۱۲ ؎

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ ؎

جلد ۲۵	۱۱ ؍ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۶ ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۹ ؍ اگست سنہ ۱۹۳۷ ء	نمبر ۱۹۲

266

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ؍ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو کسی قدر حرارت رہتی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

نظارت بیت المال کی طرف سے سید محمد لطیف صاحب کو ریاست کشمیر و جموں کی جماعتوں کے حسابات کے معائنہ کے لئے بھیجا گیا ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک نفس انسان خدا تعالےٰ کی ظاہری اور باطنی تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہیں

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے ۔ کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں ۔ اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے ۔ خدا تعالےٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اُترتے ہیں ۔ اور معارف اور نکات اُن کے مُونہہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے ۔ اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے ۔ اور ایک لذیذ محبتِ الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ۔ ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجودوں کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے ۔ تو ان کا عرق بجز حبِ الٰہی کے اور کچھ نہیں ۔ دُنیا اُن سے ناواقف اور وہ دُنیا سے دُور تر اور بلند تر ہیں خدا کے معاملات اُن سے خارق عادت ہیں ۔ اُنہی پر ثابت ہوا ہے ۔ کہ خدا ہے ۔ اُنہی پر کھُلا ہے ۔ کہ ایک ہے ۔ جب وہ دُعا کرتے ہیں تو وہ اُن کی سُنتا ہے ۔ جب وہ پکارتے ہیں ۔ تو وہ انہیں جواب دیتا ہے ۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں ۔ تو وہ ان کی طرف دَوڑتا ہے ۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے ۔ اور ان کی درودیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں ۔ اور وہ ہر یک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے ۔ کیونکہ وہ اس کے اور وہ اُن کا ہے" (حاشیہ سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۶-۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ضروری اعلان

ایک لائق گریجوایٹ جو اگر وکیل ہو تو زیادہ بہتر ہوگا کی خدمات کی ایک جگہ دو ایک ماہ کے لئے ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب جلد تر نظارت ہذا میں درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست اعلیٰ عہدہ دار جماعت متعلقہ کی مصدقہ ہونی چاہیئے۔

ناظر امور عامہ قادیان

اعلانات نکاح

(۱) میرے بھائی نذیر احمد خان صاحب ولد رجب علی خان صاحب سنوری کا نکاح بعوض چار صد روپیہ مہر محمودہ بیگم صاحبہ بنت حکیم محمد الدین صاحب قریشی قادیان کے ساتھ ۱۶ اگست کو مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ محمد محمود خان کمپونڈر سنوری

(۲) عزیزم عبدالرشید ولد شیخ احمد الدین صاحب ساکن گوالی ضلع گجرات حال قادیان محلہ دارالسعۃ کا نکاح سلیمہ بیگم بنت شیخ اصغر علی صاحب قادیان سے ۵۰۰ روپے مہر پر جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲ اگست کو مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ نکاح جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار شیخ محمد حسین محلہ دارالسعۃ قادیان

تمغہ جات تاجپوشی

فیروزپور آرسنل میں مندرجہ ذیل احمدی دوستوں کو تاجپوشی کی تقریب پر تمغے ملے ہیں۔

(۱) بابو فیض الحق خان صاحب آئی۔ اے۔ او۔ سی کلرک (۲) چوہدری محمد منیر خان صاحب آئی۔ اے۔ او۔ سی سٹور مین (۳) بابو عبدالعزیز صاحب کلرک آرسنل ورکشاپ۔ خاکسار ضیاء الحق خان فیروزپور آرسنل (۴) شیخ جلال الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ لاسٹ پراپرٹی آفس این۔ ڈبلیو ریلوے لاہور کو تاج پوشی کی تقریب پر سند حسن کارکردگی اور تمغہ عطا کیا گیا ہے۔ خاکسار حبیب الرحمٰن لاہور

(۳) میرے والد صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کو تاج پوشی کی تقریب میں تمغہ ملا ہے۔ خاکسار حبیب حسن قادیان

ترک حقہ نوشی

سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت محمود آباد فارم کی رپورٹ بابت ماہ جولائی سے ظاہر ہے کہ ان کی کوشش سے دو دوستوں غلام علی و عبداللہ صاحبان نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ قبل ازیں بھی اس جماعت کے چار دوستوں کے حقہ نوشی ترک کر دینے کے متعلق الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔ خاکسار احمد الدین سکرٹری تعلیم و تربیت سندھ پراونشل انجمن احمدیہ

امتحان میں کامیابی

خاکسار نے امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۴۸ نمبر لے کر منشی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ خاکسار عبداللطیف گجراتی قادیان

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی دوست نے مجھ سے اپنا کوئی ذاتی کام کروانا ہو تو جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی معرفت کروایا کریں۔ ورنہ جواب نہ آنے پر شکوہ بے جا ہوگا۔ خاکسار عبدالقادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی

درخواست ہائے دعا

کمترین کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۹/۸ کو مقرر ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باعزت بری کرے۔ خاکسار فتح محمد شرما کراچی۔

(۲) میری صحت بہت خراب ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبدالعزیز کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

(۳) شیخ مسعود احمد صاحب رشید ایس۔ ٹی۔ اے۔ ام ۴ کی دونوں لڑکیاں عرصہ ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت دے۔ ایس۔ اے رشید (۴) میری لڑکی امۃ النصیر ٹنگ مرگ کے سینیٹوریم میں بیمار ہے۔ احباب اس کی بحالیٔ صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد امین سابق کلرک ریلوے لاہور

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے مجھے چوتھی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صادقہ نام رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اسے نرینہ اولاد کا پیش خیمہ بنائے۔ خاکسار فتح دین قادیان

(۲) میرے ہاں ۵ اگست لڑکا تولد ہوا۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار مرزا صالح علی ناصر آباد

دعائے مغفرت

خاکسار کا بھائی میراں بخش فوت ہوگیا ہے احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار رحیم داد عیوال سیداں ضلع سیالکوٹ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ اگست ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۱۰۱۶	گل محمد خان صاحب	کابل
۱۰۱۷	محمد الدین صاحب	"
۱۰۱۸	عبدالمالک صاحب	ضلع جہلم
۱۰۱۹	عبدالحق صاحب	" گجرات

اخبار "احسان" کی صریح غلط بیانی

مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ میرے متعلق اخبار احسان میں کوئی ایسا اعلان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ گویا میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت احمدیت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے سو میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں نے کبھی کوئی اس قسم کی بات تک اشارۃً یا کنایۃً کسی سے نہیں کی۔ مجھے اخبار احسان کی اس صریح دروغگوئی سے بے انتہا رنج پہونچا ہے۔

خاکسار۔ عبدالرحیم خان افغان عادل مولوی فاضل

سپورٹس کلب کے دورہ میں التوا

اگرچہ احمدیہ سپورٹس کلب کے دورہ کے سلسلہ میں ہر قسم کے انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ لیکن افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سپورٹس کلب نے موجودہ مرکزی حالات کے پیش نظر اس دورہ کو حالات کے سازگار ہونے تک ملتوی کر دیا ہے۔ جن جماعتوں نے اس دورہ کو پسندیدگی سے دیکھا اور ہر قسم کی امداد کا وعدہ فرمایا۔ کلب ان کی حوصلہ افزائی کی شکر گزار ہے۔ ظہور الحسن جنرل سکرٹری

267
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ

فتنوں کا رونما ہونا ضروری ہے

رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت عیسٰے علیہ السلام انجیل میں فرماتے ہیں:-

"ٹھوکروں کا آنا ضروری ہے۔ پر افسوس اس پر جس کے سبب سے ٹھوکر آئے"

ٹھوکر سے مراد فتنہ اور آزمائش ہے۔ کوئی روحانی سلسلہ۔ کوئی اہم نیک کام آزمائش سے خالی نہیں۔ یہ فتنے اس واسطے آتے ہیں۔ کہ کچے اور کمزور اور منافق الگ ہو جائیں۔ اور خالص اور مخلص اور پکے لوگ باقی رہ جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں ایک دعا سکھلائی ہے۔ رَبَّنَا لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا۔ اے خدا ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال۔ جس کو ہم برداشت نہ کر سکیں۔ جو ہماری طاقت سے بالا ہو۔ اور جس کے نیچے دب کر رہ جائیں۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس سے ظاہر ہے کہ ہر مومن کو اس قدر ابتلاؤں اور فتنوں کے برداشت کرنے کے واسطے آمادہ رہنا چاہیئے۔ جو اس کی طاقت کے انتہائی نقطہ تک ہوں۔ انجیلی تعلیم یہ ہے۔ کہ ہم خدا سے دعا کریں کہ ہمیں کسی امتحان میں نہ ڈال۔ مگر یہ تعلیم عیسائیوں کے واسطے تھی۔ جن کا وقت اور زمانہ ایسا نہ تھا۔ کہ وہ اس سے انتہائی اخلاقی طاقتیں اپنے اندر پیدا کر سکیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس سے بڑھ کر اعلےٰ مقاماتِ روحانی پر پہنچنا ہے اس واسطے ان کو ایسی دعائیں سکھائی گئیں۔ بلکہ یہ سکھایا گیا۔ کہ جب کوئی فتنہ اور ابتلاء آئے۔ اسے برداشت کرنے کی طاقت دے:۔

غرض فتنوں کا آنا ضروری ہے اور یہ ہمیشہ جماعت کے واسطے ظاہری اور باطنی ترقیوں کا موجب ہوتے ہیں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ دعوےٰ سے لے کر آج تک بہت سے فتنے دیکھے۔ گو ہر زمانہ کا فتنہ ایک الگ رنگ کا ہوتا ہے مگر اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے ہر ایک فتنہ اپنے وقت میں ایسا ہولناک دکھائی دیتا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ یہی فتنہ سب سے بڑا ہے۔ اور ان فتنوں میں سے ہمیشہ جماعت اور اس کے امام کا فتح مند نکلنا سلسلۂ احمدیہ کی صداقت کے علمی اور تاریخی دلائل ہیں جو اس کی نورانیت کو بڑھاتے۔ اور اس کی سچائی کو پھیلاتے ہیں۔

جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے استاد مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کی کوششوں سے تمام علمائے ہندوستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتوےٰ شائع کیا۔ تو اس وقت مومنین پر پریشانگی اور تکلیف کا وقت تھا۔ کہ بظاہر نادان لوگ یہ سمجھنے لگے تھے کہ بس اب اس سلسلہ کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہوگیا۔ اور اب آئندہ کوئی شخص قادیان نہ جائے گا۔ اور نہ کوئی حضرت مرزا صاحب کا مرید بنے گا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ان دنوں ایک دفعہ میں اور برادرم میاں معراج الدین صاحب عمر ایک چھوٹی سی مسجد کے فرش پر بیٹھے ہوئے یہی ذکر کر رہے تھے۔ کہ ایسے سخت فتویٰ کے حملے کے بعد جماعت کیوں کر بنے گی۔ یہ مسجد میاں معراج الدین صاحب کے آبائی مکان کے پاس تھی۔ جو شہر لاہور کے واٹر ورکس کے پاس لنگے منڈی میں تھا۔ اس وقت اچانک ایک مجذوب فقیر وہاں آگیا۔ اور بغیر ہماری بات سننے کے ایک مثال دے کر کہنے لگا۔ کہ مرزا کو خدا نے بھیڑیں اور بکریاں دے دی ہیں۔ اور ان پر نشان کر دیا ہے چرواہے مانیں یا نہ مانیں۔ مرزا چرواہا بن گیا۔ اور جن بھیڑوں بکریوں پر خدا نے نشان کر دیا۔ وہ سب اس کی آواز پر دوڑ کر اس کے پاس چلی جائیں گی

غرض یہ سلسلہ الٰہیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں جو پاک نفس اس قابل ہیں۔ کہ اس جماعت میں رہیں۔ وہ خود ہی کھچے چلے آتے ہیں۔ پس فتنوں کا آنا بھی ضرور ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بھی بہت سے فتنے آئے۔ اور مٹ گئے۔ موجودہ فتنہ بھی مٹ جائے گا۔ مبارک وہ جن کے واسطے یہ فتنے موجبِ ازدیادِ ایمان ہوں:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی احبابِ جماعت کو بار بار یہی نصیحت ہے کہ وہ صبر سے کام لیں۔ گالیاں بھی سنیں بلکہ مار بھی کھائیں لیکن صبر کے ساتھ اپنی استقامت پر قائم رہیں۔ اور بدی کا مقابلہ بدی سے نہ کریں۔ اس میں شک نہیں کہ اگر دشمن ہم کو گالیاں دیں۔ تو ہم کچھ پروا نہیں کرتے۔ لیکن جب کوئی ہمارے مرشد۔ امام اور رسول کو گالیاں دے تو پھر برداشت مشکل ہو جاتی ہے۔ یہ ایک فطرتی امر ہے۔ اور ایک بڑا بھاری امتحان جماعت پر ہے۔ جس کے نیچے دب کر جماعت کے افراد بہت بے چین اور مضطرب ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ جتنا بڑا صبر ہوگا۔ اتنا ہی بڑا ثواب ہوگا۔ جماعت کے احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے نفوس کو قابو میں رکھیں۔ مخالف تو چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں ناحق جوش دلا کر کسی قسم کا لڑائی جھگڑا پیدا کریں۔ مگر ان کے داؤ میں ہمیں نہیں آنا چاہیئے۔ اور ان کی بکواس کی کچھ پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ ہاں ہمارے کام کا جو تعمیری حصہ ہے اس کو جاری رکھنا چاہیئے۔ نہایت محبت پیار اور انکسار سے تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور پہلے سے زیادہ اس میں سرگرمی دکھانی چاہیئے:۔

اسمبلیوں میں کانگرسیوں کا سلوک غیر کانگرسیوں سے

خان بہادر میاں احمد یار خاں دولتانہ نے ۷ اگست کے سول میں ایک مضمون شائع کرایا تھا جس میں انہوں نے کانگرسی وزارتوں کے مسلمانوں کے ساتھ سلوک پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اس امر پر اظہار استعجاب کیا تھا۔ کہ اگر کوئی مسلمان ممبر کانگرسی جھنڈے کو سلام نہ کرے یا بندے ماترم کے گیت میں شامل نہ ہو۔ یا کانگرس پارٹی کی طرف سے اکثریت کے کسی مظاہرہ کے وقت کھڑا نہ ہو۔ تو کانگرسی اس پر ناراض ہونے لگ جاتے ہیں۔ میاں صاحب موصوف کے اس اعتراض کے جواب میں پروفیسر گلشن رائے صاحب نے اپنے ایک مضمون مطبوعہ "سول" ۱۳ اگست میں کانگرس کے طرزِ عمل کی حمایت کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ "آخر سہ رنگی جھنڈے کو سلام کرنے میں حرج کیا ہے۔ اسے تمام ہندوستانی نیشنلسٹوں نے خواہ وہ ہندو ہوں۔ خواہ مسلمان یا سکھ قبول کیا ہے۔ ایسا کرنا خود دار مسلمانوں کے لئے نفرت کا باعث نہیں ہونا چاہیئے۔ پھر بندے ماترم کے گیت میں شامل ہونے میں کونسی چیز قابلِ اعتراض ہے"

گویا پروفیسر صاحب کے نزدیک کانگرس پارٹیاں مسلمان اراکین کو کانگرسی جھنڈے کے سامنے جھکنے اور اسے سلام کرنے نیز بندے ماترم کے گیت میں شامل ہونے کیلئے مجبور کرنے میں حق بجانب ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہندو مسلمان اور سکھ قومیت پسند اس جھنڈے کو قبول کر چکے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کانگرس والے جن مسلمانوں کو قومیت پسند قرار دیتے ہیں انکی حیثیت دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی پانچ سو سے زائد نشستوں میں سے بیس یا پچیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کے سلسلہ میں مغربی افریقہ کے مخلصین کی مالی قربانی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تیسرے سال کی تحریکِ جدید کا اعلان فرماتے ہوئے ان مخلصین سے جنہوں نے اللہ تعالےٰ کے حضور اسلام اور احمدیت کے لئے اپنا جان و مال قربان کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ یہ فرمایا تھا کہ میں امید کرتا ہوں دوست اس سال کی تحریک جدید کو اس قدر زیادہ کامیاب ثابت کریں گے۔ کہ سلسلہ کی تاریخ میں اس کی مثال نہ پائی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان بابرکت کلمات کو عملی رنگ میں پورا کرنے کے لئے جہاں ہندوستان کی جماعتوں نے گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال غیر معمولی اور نمایاں حصہ لیا ہے۔ وہاں بیرونِ ہند کی جماعتوں میں سے مغربی افریقہ کی جماعتوں کے مخلصین نے بھی غیر معمولی قربانی کی ہے چنانچہ گزشتہ سال مغربی افریقہ کی جماعتوں کا وعدہ ۸۴۳ شلنگ تھا۔ جو پورا ہوگیا۔ مگر تیسرے سال کے لئے ۲۵۰۰ شلنگ کا وعدہ کیا۔ اس میں ۱۲۱ شلنگ مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ علاقہ گولڈکوسٹ کے اپنے ذاتی ہیں اور ۲۲۰ شلنگ کی رقم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مولوی فاضل کی ہے جو تحریکِ جدید کے سلسلہ میں اپنے اخراجات پر تبلیغ کے لئے افریقہ تشریف لے گئے ہیں۔ اس طرح گولڈکوسٹ کے علاقہ کی جماعتوں کی طرف سے ۱۵۳۰ شلنگ کی رقم داخل ہو چکی ہے۔ مگر اسم وار تفصیل صرف ۱۲۰۰ شلنگ کی مسٹر ممتاز بیگ صاحب کے ذریعہ ملی ہے۔ اس طرح گویا ۱۸۰۷ شلنگ نقد گویا بالاآج تک داخل خزانہ ہو چکے ہیں۔ باقی رقم بھی مغربی افریقہ کے احباب کی طرف سے جلد داخل ہونے کی امید ہے۔ مغربی افریقہ کے مخلص احباب کی جو فہرست ذیل میں دی جا رہی ہے۔ یہ انگریزی میں اس لئے درج ہے کہ اردو میں صاف طور پر نام نہیں لکھا جا سکتا۔ بیرونِ ہند اور ہندوستان کی جماعتوں کو اپنے سال کے وعدوں کو جو گزشتہ سال سے بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔ جلد پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اگرچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے معتدبہ جماعتوں کی طرف سے وعدوں کا کثیر حصہ وصول ہو چکا ہے۔ تاہم ۴۴ فی صدی کا بقایا ابھی قابلِ وصول ہے۔ جو ہر جماعت اور فرد کو جلد سے جلد ادا کر دینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپکی سستی اس وعدے کے پورا کرنے میں حائل ہو کر ان کے لئے بعد میں افسوس کا موجب ہو۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

فہرست حسب ذیل ہے۔

List of Contributors to the Tehreek-i-jadeed is send by Hazrat Khalifatul Masih Qadian, Punjab.

	£	S	D
1. Ali of Taslimah & Others	x	10	–
2. Nuhu Ben Abubekr of Tomena	1	x	x
3. Rais Yusuf of Essiam.	1	x	x
4. Rais Saeed Hameed of Suhen.	x	10	x
5. Mami Hajirah of Taslimah	x	10	x
6. Zakariyya of Onyardzi.	x	13	x
7. Ibrahim of Amomosu (Ashanti.)	x	10	x
8. Rais Kareem of Komasi	1	x	x
9. Ishaque of Afransi	1	x	x
10. Mohd, Kwasamah	x	10	x
11. Ibrahim of Afransi	x	10	x
12. Kassim of Essiam	x	10	x
13. Ishaque of Obarkwa.	x	10	x
14. Yusuf of Ekunfi Adansi	x	10	x
15. Rais Alhasan of Swedru.	x	10	x
16. Kwami of Essiam	x	10	x
17. Suleman Ali	1	1	x
18. Muallim Alhasan.	1	1	x
19. Yaqub Hussain.	1	x	x
20. Mr, Jamal Johnston.	13	10	x
21. Abdullah of Attakwa.	x	10	x
22. Alhaj Ibrahim of Damaku	4	x	x
23. Malam Basheerud-din	5	x	x
24. Usman Catechist	x	10	x
25. Bro. Mamtaz Beg	5	x	x
26. " Ghulam Freed.	1	10	x
27. " Noor Ahmad.	x	10	x
28. " Hadee Beg.	3	3	x
29. " Hamza Okumna.	3	x	x
30. " Kofi Yusuf	1	4	x
31. " J. E Adam.	1	10	x
32. (Miscellaneous)	2	12	x
33. Yaqub Inpusu Abidu Senkyendar Via Essiam.	3	x	x
34. M. M. F. Arthur	x	10	x
35. Musa Kwaku Fori	1	12	x
	£ 60	x	x

مسلمان بقول کانگرسی اصحاب شیڈولڈ ہیں۔ کیونکہ گزشتہ انتخابات میں کانگرس کے ٹکٹ پر ہی منتخب ہوئے ہیں۔ گویا پچیس تیس کے مقابلہ میں پونے پانچ سو ارکان نے جس جھنڈے کو قبول نہیں کیا۔ اسے مسلمانوں کا بھی قومی جھنڈا بتایا جا رہا ہے۔ باقی رہا بندے ماترم کا گیت یہ خالص ہندوانہ گیت ہے۔ اور اسے متحدہ قومیت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے لئے مجبور کرنا بھی کسی صورت میں جائز نہیں

کانگرسی اور غیر کانگرسی وزارتیں

پروفیسر گلشن رائے صاحب نے دوسرے صوبوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ کانگرسی اکثریت والے صوبوں میں مسلمانوں کو وزارتوں میں بہت زیادہ نمائندگی دی گئی ہے۔ لیکن ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے غیر مسلموں کو بہت کم نمائندگی حاصل ہوئی ہے۔ مگر اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اعداد سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو کانگرسی صوبوں کے ہیں

صوبہ	کل وزیر	غیر مسلم	مسلم
اڑیسہ	۳	۳	×
سی۔پی	۷	۶	۱
مدراس	۱۰	۹	۱
بمبئی	۷	۶	۱
بہار	۴	۳	۱
یو۔پی	۷	۵	۲

گویا چھ کانگرسی وزارتوں کے اڑتیس وزراء میں سے مسلمان صرف چھ ہیں۔ اب ذرا غیر کانگرسی صوبوں کی وزراء کی فرقہ وار تعداد کو دیکھیں جو یہ ہے:۔

صوبہ	کل وزیر	مسلم	غیر مسلم
بنگال	۱۱	۶	۵
پنجاب	۶	۳	۳
سرحد	۳	۲	۱
سندھ	۳	۲	۱

یعنے کل ۲۳ وزراء میں سے دس وزیر غیر مسلم ہیں۔ ان اعداد سے اندازہ لگایا جائے کہ آیا کانگرسی وزارتوں میں مسلمانوں کو زیادہ نمائندگی دی گئی ہے یا غیر کانگرسی وزارتوں میں غیر مسلموں کو زیادہ۔ پھر طرہ یہ کہ کانگرسی وزارتوں میں جن مسلمانوں کو شامل کیا گیا ہے۔ وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں بلکہ کانگرس کے حاشیہ بردار ہیں لیکن غیر کانگرسی وزارتوں میں ایسا نہیں کیا گیا

268
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ نبوت کے متعلق چند شبہات کا ازالہ

سر ظفر علی صاحب سابق جج ہائی کورٹ کے اعتراضات کا جواب

اخبار "زمیندار" ۱۴ اگست (قادیان نمبر) میں ایک مضمون سر ظفر علی صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور کے نام سے شائع ہوا ہے۔ افسوس کہ ہائی کورٹ کے جج کی پوزیشن کو یہ مضمون زیب نہیں دیتا۔ میں ذیل میں اس پر مختصر تبصرہ کرتا ہوں ؎

کفر کا فتوے

قولہ۔ "بحیثیت ایک سنی حنفی کے مجھے اپنے عقائد پر عبور رکھنا ضروری ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مجھے ببانگ دہل یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مرزا اور مرزائی کافر ہیں"۔

اقول۔ گویا آپ کا حنفی عقائد پر عبور (جس کا آپ کو دعوے ہے) آپ کو بانی سلسلہ احمدیہ اور تمام افراد جماعت کو کافر کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ کیا سر موصوف بتلائیں گے کہ یہ عبور جماعت احمدیہ کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر تو آپ کو کسی جماعت۔ فرقہ یا شخص کے کافر کہنے پر مجبور نہ کرتا تھا۔ اگر نہیں تو اہلحدیثوں پر کفر کے فتوے شیعوں پر کفر کے فتوے کن عقائد پر "عبور" کا نتیجہ تھے اگر حنفی عقائد پر عبور ہی کے نتیجہ میں لوگوں نے شیخ محی الدین ابن العربیؒ امام ابن تیمیہؒ۔ سید عبد القادر جیلانیؒ ایسے بزرگوں پر بھی یہ فتوے لگایا تھا تو ہمیں آپ پر کیا شکوہ ہو سکتا ہے ؎

غیر تشریعی نبوت بند نہیں

قولہ۔ ہمیں علماء نے تصریح بتایا ہے کہ حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی یعنی نبوت و رسالت منقطع ہو چکی ہے۔

اقول۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے جاننے کے لئے تو علماء کی تصریح کی ضرورت نہ تھی۔ ہاں اس حدیث کے معنوں کے لئے آپ کو علماء کی تصریح دیکھنی چاہئیے تھی ؎

(۱) امام شعرانی نے الشیخ الاکبر سے نقل کیا ہے کہ:۔

"اعلم ان النبوۃ لم ترتفع مطلقاً بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانما ارتفع نبوۃ التشریع فقط فقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانبی بعدی ولا رسول بعدی ای ما ثم من یشرع بعدی شریعۃ خاصۃ"۔ یعنے یاد رکھو نبوت مطلق طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بند نہیں ہوئی۔ بلکہ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ لانبی بعدی کا یہی مطلب ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہ ہوگا۔ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۹)

ہمارے ملک کے مشہور عالم نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں۔

"ہاں لانبی بعدی آیا ہے۔ اس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لائے گا"۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲)

پس نبوت تشریعی بند ہے۔ مگر غیر تشریعی نبوت بند نہیں جن احادیث سے سر موصوف کو غلطی لگ رہی ہے۔ وہ سب تصریح علماء صرف نئی شریعت لانے والی نبوت کی بندش پر دلالت کر رہی ہیں۔ اور یہ خود ہمارا عقیدہ ہے

آخر الانبیاء کا مفہوم

قولہ۔ فقہ اکبر میں آنحضرت صلعم کو آخر الانبیاء قرار دیا ہے۔ اور شیخ عبد الحق صاحب محدث نے لکھا ہے۔ کہ "بعد از وے احتیاج بہ پیغمبر دیگر نباشد۔

اقول۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح آخر الانبیاء ہیں۔ جس طرح حضور کی مدینہ منورہ والی مسجد آخر المساجد ہے کیا مسجد نبوی کے بعد مساجد کا وجود جائز ہے۔ اگر کہو کہ نہیں بشرطیکہ آئندہ بننے والی مساجد مسجد نبوی کی اغراض کے تابع ہوں۔ تو اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تابع اور آپ کی شریعت کا پابند ہو۔ پس آخر الانبیاء ہونے میں کوئی نزاع نہیں ہاں اس کے معنوں میں ہمارا وہی مسلک ہے۔ جس کی تائید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود مسلم والی مشہور حدیث انا آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد میں فرمائی ہے۔

ہاں یہ کہنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے تابع نبی کی بھی ضرورت نہیں۔ خود حنفی عقائد کے خلاف ہے۔ کیونکہ احناف مانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ نبی اللہ آئیں گے۔ کیا وہ بلا ضرورت آئیں گے بے شک تشریعی نبی کی ضرورت نہیں۔ شریعت مکمل اور محفوظ ہے۔ اسی کی طرف حدیث القصر میں اشارہ ہے۔ لیکن اس مکمل شریعت کے تابع نبی آسکتے ہیں۔ حنفی عقیدہ یہی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ پر قائم کرنے کے لئے آئیں گے۔ ہاں ہم میں اور سر موصوف میں یہ فرق ہے۔ کہ وہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ تشریف لاکر جزیہ کے قرآنی حکم کو منسوخ کر دیں گے۔ اور ہمارے نزدیک ابدالآباد تک قرآن کریم کا ایک شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔

خاتم بمعنی آخر کب استعمال ہوتا ہے

قولہ۔ خود مرزا جی لفظ خاتم کو آخر کے معنی میں استعمال کر رہے ہیں۔ چنانچہ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷ میں لکھتے ہیں۔ کہ "میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔

اقول۔ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ تاریخی ذکر کے طور پر نہ مقام مدح میں خاتم آخر زمانی کے معنوں میں بھی مستعمل ہو سکتا ہے اور تریاق القلوب میں خاتم الاولاد بطور تاریخی حالات بیان ہوا ہے۔ نہ مقام مدح میں۔ لیجئے میں اس ضمن میں ایک بہت بڑے عالم کی تصریح پیش کر دیتا ہوں۔ مولانا محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے۔ کہ آپکا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے۔ تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔ (رسالہ تحذیر الناس صفحہ ۳)

دیکھئے مولانا موصوف نے کس وضاحت سے خاتم کے دونوں معنے تسلیم کر کے تصریح کر دی ہے۔ کہ لفظ خاتم النبیین کا مقام مدح میں ہونا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اس جگہ خاتم کے معنے بلحاظ زمانہ کے آخری کرنا درست نہ ہوں گے۔ خاتم الاولاد مقام مدح میں نہیں۔ محض تاریخی واقعہ کا اظہار ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے وہاں پر اس کے معنے اپنے والدین کے گھر میں بلحاظ زمانہ آخری بچہ ہو سکتے ہیں۔ مگر خاتم النبیین میں یہ معنے درست نہ ہونگے‌ء

کس نبوت کا دعویٰ کفر ہے

قولہ "شرح فقہ اکبر میں ہمیں علماء نے بتایا ہے۔ کہ یہ عقیدہ اجماع ہے کہ جو حضورؐ کے بعد دعوئے نبوت کرے وُہ کافر ہے"

اقول۔ ان علماء کی مُراد تشریعی نبوت کے دعوے سے ہے۔ یعنی ایسی نبوت جس سے مدعیٔ قرآن کو چھوڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حلقہ غلامی سے نکل کر نیا دین بناتا ہے۔ ورنہ وُہ سب حضرت عیسٰے علیہ السلام کی آمد کے کیوں منتظر ہیں؟ صاحب الاشعار نے بھی وحی کی بندش سے تشریعی وحی مراد لی ہے۔ کیونکہ حدیث مسلم میں صاف لکھا۔ کہ جب مسیح موعودؑ نزول فرمائے گا۔ تو اس پر وحی کا نزول ہوگا پس امت کا اجماعی عقیدہ یہ ہوا۔ کہ تشریعی نبوت بند ہے۔ نیا دین لانے والا نبی نہیں آسکتا۔ ہاں غیر تشریعی نبی جیسا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام ہونگے آسکتا ہے۔ کیا سر ظفر علی صاحب اس کا انکار کر سکتے ہیں؟

امتی نبی کا مفہوم

قولہ "یہ کہنا۔ کہ میں نبی بھی ہُوں۔ اور امتی بھی۔ یہ ان کی محض خوش فہمی ہے اس لئے کہ قرآن کریم تمام انبیاء کرام کی نبوت کو حضور پر ایمان لانے کے ساتھ مشروط کر رہا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ تمام انبیاء کرام نبی بھی ہیں اور حضور کے امتی بھی۔ چنانچہ آیتِ کریمہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ اور قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین۔ فمن تولی بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون سے صاف ظاہر ہے۔ کہ انبیاء کی نبوت حضور پر ایمان لانے اور حضور کی مدد کرنے پر موقوف تھی"۔

اقول۔ دراصل سر موصُوف کو یہ ساری غلط فہمی امتی نبی کے مفہوم کو نہ سمجھنے کے باعث پیدا ہُوئی ہے ہمارے نزدیک امتی نبی کا مفہوم یہ ہے کہ اس نبی کو تمام درجات قرب و کمالات روحانی اپنے مقتدار کی اتباع کے نتیجہ میں ملے ہوں۔ اور امتی نبی تازیست اپنے نبیٔ متبوع کی شریعت پر کاربند ہوتا ہے۔ کیا اس تعریف کی رُو سے پہلے انبیاء کو امتی انبیاء قرار دینا سر موصُوف کی محض ضد نہیں؟ امتی نبی صرف خاتم النبیین کے بعد ہی آسکتا ہے۔ چونکہ پہلے نبیوں میں سے کوئی خاتم الانبیاء نہ تھا لہٰذا ان میں سے کوئی امتی نبی بھی نہ ہُوا‌ء

بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

الف۔ "جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو۔ کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(ب) "خدا کی مہر نے یہ کام کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا۔ کہ ایک پہلُو سے وُہ امتی ہے اور ایک پہلُو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶، ۹۷)

ان بیانات سے امتی نبی کی تعریف واضح ہو جاتی ہے۔ پس ہماری تشریح اور تعریف کے مطابق پہلے انبیاء امتی نبی ثابت نہیں ہو سکتے۔ سر موصُوف کا خیال اس لئے بھی باطل ہے۔ کہ کسی نبی کو نبی ماننا اور چیز ہے۔ اور کسی نبی کی شریعت کی پیروی کرنا۔ اور اس کی اتباع سے فیوض حاصل کرنا بالکل اور چیز۔ دیکھئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام نبیوں کو نبی مانتے تھے۔ کیا وُہ ان نبیوں کے امتی نبی تھے؟ حضرت عیسٰےؑ اپنے سے پہلے جملہ انبیاء کی نبوت پر ایمان لاتے تھے۔ تو کیا وُہ ان تمام نبیوں کے امتی نبی تھے؟ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو انبیائے کرام کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے اقرار سے حضور کا امتی ہونا ثابت نہیں ہو جاتا۔ دُور کیوں جائیں۔ فرمایئے آپ کس کے امتی ہیں؟ اگر کہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تو کیا آپ جملہ نبیوں کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔؟ اگر خدا نخواستہ سر موصوف کا استدلال درست مانا جائے۔ تو کل کو یہ بھی کہہ دیا جائے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب نبیوں کے امتی تھے۔ کیونکہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ فبھداھم اقتدہ اگر سر موصُوف ذرا بھی تدبر سے کام لیں گے۔ تو انہیں اپنی غلطی معلوم ہو جائے گی‌ء

آیت المیثاق سورہ آل عمران ع ۹ میں وارد ہُوئی ہے۔ مضمون نویس نے اول تو اسے دو آیتوں کی صورت میں پیش کیا ہے۔ جو صحیح نہیں‌ء

دوم۔ اس آیت سے یہ سمجھنا کہ انبیاء کی نبوت کے لئے اس آیت میں کوئی شرط یا موقوف علیہ مذکور ہے۔ یہ بھی درست نہیں اگر ایسا ہوتا۔ تو شرط یا موقوف علیہ کا تحقق پہلے ضروری تھا۔ لطیفہ یہ ہے۔ کہ آیت میں تو لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ہے۔ کہ تم اس نبی پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔ مگر سر ظفر علی صاحب واقعی مدد کرنے کی بجائے "مدد کا اعتراف" لکھ رہے ہیں۔ کیوں؟ کیا اسی لئے۔ تا حضرت عیسٰی علیہ السلام پر الزام نہ آئے۔ کہ انہوں نے باوجود زندہ ہونے کے۔ اور باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشکلات میں گھرے ہونے کے آپ کی مدد نہ کی؟ کیا وُہ عقیدہ بھی درست ہو سکتا ہے۔ جس کی خاطر لوگ نصوص قرآنیہ کو اس طرح بدل رہے ہوں‌ء

سوم سر موصوف کے "علما" میں سے ایک بڑے عالم مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اس آیت کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:۔

"یاد تو کریں۔ جب خدا نے ہر ایک نبی سے وعدہ لیا۔ کہ میں نے جو تم کو کتاب اور حکمت دی ہے۔ پھر تمہارے پاس کوئی رسُول آوے۔ جو تمہارے ساتھ والی تعلیم کی تصدیق کرتا ہو۔ تو تم اس پر ایمان لانا۔ اور اس کی مدد کرنا" (تفسیر ثنائی جلد ۲۔ صفحہ ۴۹)

جب یہ وعدہ ہر ایک نبی سے لیا گیا ہے۔ اور ہر رسُول کے متعلق ہے۔ تو سر ظفر علی صاحب کا استدلال بالکل ٹوٹ گیا‌ء

پس یہ غلط ہے۔ کہ تمام پہلے انبیائے کرام بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی نبی تھے۔ بے شک یہ سر ظفر علی صاحب کی جدت ہے۔ مگر افسوس کہ غلط ہے‌ء

نفسِ نبوت

قولہ "پھر اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۶ پر تو صاف لکھ دیا۔ کہ مَیں نبی تشریعی ہوں۔ اور مثل تمام انبیاء کے نبی ہوں"۔ؔ

ؔ نقل مطابق اصل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقول:- نفس نبوت میں ہر نبی مثل دیگر انبیاء کے ہوتا ہے۔ لانفرق بین احد من رسلہ۔ مگر اس سے تشریعی نبی ہونے کا استدلال درست نہیں۔ ورنہ پھر سب نبیوں کو تشریعی نبی ہی ماننا پڑے گا۔ ہاں ہم حیران ہیں۔ کہ ایک طرف تو سر ظفر علی صاحب تمام نبیوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی نبی قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف دانستہ یا نادانستہ طور پر اربعین کی مشہور عبارت سے غلط استدلال کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی تشریعی بتلا رہے ہیں۔ افراط و تفریط اسی کا نام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے **لوتقول علینا بعض الاقاویل** والی آیت سے اپنی صداقت ثابت کرتے ہوئے الزامی طور پر بتلایا ہے کہ میری وحی میں بھی بعض امر و نہی ہے۔ گو وہ قرآنی آیات ہیں۔ اور شریعت محمدیہ کے تابع ہیں۔ اس لئے بہر صورت مخالفین پر حجت قائم ہے۔ اس عبارت کے ایک ٹکڑے کو نقل کر کے سر ظفر علی صاحب لکھتے ہیں:-

ایک غلط الزام

قولہ:- مرزا جی کی یہ عبارت وضاحت کر رہی ہے۔ کہ جس کی وحی میں امر و نہی ہو۔ وہ صاحبِ شریعت نبی ہوتا ہے اور چونکہ ان کی وحی میں بھی امر و نہی ہے لہذا مرزا جی مدعی نبوت ہیں۔ گویا آپ کور چشموں کے لئے نبی تشریعی ہیں۔"

اقول:- اس عبارت کا فقرہ "پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں" صاف بتلا رہا ہے۔ کہ یہ محض الزامی عبارت ہے اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرآنی شریعت کو چھوڑ کر نئی شریعت کے دعویدار بننے کا استدلال سراسر باطل ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے کبھی بھی یہ عقیدہ نہیں رکھا۔ اور نہ اسے صحیح سمجھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریعی نبی ہیں۔ ہاں ہمارے مخالف محض سادہ لوحوں کو مغالطہ دینے کی نیت سے ایسا اتہام لگاتے رہتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے سر ظفر علی صاحب کے قلم سے لکھوا دیا۔ کہ

"گویا آپ کور چشموں کے لئے نبی تشریعی ہیں"

پس وہ لوگ کور چشم ہوں گے۔ جو کہیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریعی نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔

ہم نے سر ظفر علی صاحب کے مضمون کے مذہبی حصہ پر تبصرہ کر دیا ہے۔ باقی رہا یہ کہ وہ سیاسیات میں جماعت احمدیہ کو علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ یقیناً بے وقت کی راگنی ہے۔ ہندوستان اپنی سیاسی ترقی میں متحدہ اقدام کا محتاج ہے مسلمان ہندوؤں سے اور ہندو مسلمانوں سے سیاسی اتفاق کے لئے اپیلیں کر رہے ہیں۔ کیا ان حالات میں سر ظفر علی کا یہ آوازہ مناسب وقت کہلا سکتا ہے؟ خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

اعلان خرید زمین

مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے مکان واقعہ محلہ مسجد مبارک کے متصل شرقی جانب سفید زمین مملوکہ میاں معراج الدین عمر صاحب میں سے ایک قطعہ ایک سو چار فٹ لمبا اور پندرہ فٹ چوڑا اور دوسرا قطعہ اس کے ملحق جانب شمال دس فٹ لمبا دس فٹ چوڑا بمعہ حق راہ گذر اس راستہ میں سے جو لنگر خانہ و مہمان خانہ جدید کی دیواروں کے ساتھ ساتھ سڑک مقبرہ بہشتی سے شرقی دیوار مکان ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب تک آتا ہے۔ بعوض مبلغ دو سو انسٹھ (۲۵۹) روپیہ خرید کیا ہے۔ روپیہ معرفت نظارت امور عامہ میاں معراج الدین عمر صاحب نے وصول پایا۔ اور قبضہ مفتی محمد صادق صاحب کو دیا گیا۔ تحریر کاغذہائے اسٹامپ سرکاری پر کی گئی جس پر شہادت نظارت ہذا درج ہے۔

غلام مجتبیٰ اسسٹنٹ ناظر امور عامہ

مقامِ خلافت

نبیوں کی بعثت ظاہر بین نگاہوں میں خفتہ فتنہ کو بیدار کرنا ہوتا ہے۔ لوگ نبی کی آمد کو فساد کا آغاز خیال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر زمانہ میں مخالف انبیاء پر یہی اعتراض کرتے آئے ہیں۔ نبی دلدوز دعاؤں اور جانکاہ جدوجہد سے ایک پاکیزہ جماعت پیدا کرتا ہے۔ نبی تخم ریزی کرنے کے لئے آتا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ جماعت اس کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہوتا ہے۔ حالات کا تقاضا ہے۔ کہ نبی ہمیشہ کے لئے اپنی امت میں رہے اور اس پر موت نہ آئے۔ ایمانداروں کی محبت چاہتی ہے۔ کہ ان کا محبوب ان کی امیدوں کا آماجگاہ ان کے دلوں کا پیارا ان سے جدا نہ ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو اس میں بظاہر بہت سے فوائد نظر آتے ہیں۔ لیکن ایسی صورت میں توحید الٰہی قائم نہ رہ سکتی۔ جس کا قیام تمام نبیوں کا واحد مقصد ہے اس لئے کوئی نبی بھی موت سے محفوظ نہیں رہا۔ اور نہ رہ سکتا ہے۔ تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ بسا اوقات نبیوں کی موت پیش آمدہ حالات کے لحاظ سے بے وقت موت سمجھی گئی ہے۔ اور ان کی موت سے ان کے ماننے والوں پر زلزلہ طاری ہوتا رہا ہے۔ مخالف خیال کرتے ہیں۔ کہ اب وہ قوت قدسیہ بند ہو گئی۔ ہاں وہ روح جاتی رہی جو مومنوں کی زندگی کا موجب تھی وہ نے ٹوٹ گئی۔ جس کی سریلی تانیں زندہ دلوں میں قربانی کا بے نظیر جذبہ پیدا کرتی تھیں۔ وہ رشتۂ تسبیح شکستہ ہو گیا۔ جس نے ان تمام پراگندہ دانوں کو وحدت کی لڑی میں پرو رکھا تھا۔ وہ باغبان چل بسا۔ جو ان درختوں کی آبیاری کیا کرتا تھا۔ اب یہ چمن برباد ہو جائے گا۔ یہ درخت پژمردہ ہو جائیں گے۔ یہ دانے بکھر جائیں گے۔ ان کا جذبۂ ایثار و قربانی مٹ جائیگا۔ ان کی زندگی ہاں روحانی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

تب وہ خدا جس نے نبی کو برپا کیا اور اس کے ذریعہ اس جماعت کو قائم کیا۔ مومنوں کی دستگیری کرتا ہے۔ اور ان کو نعمت خلافت سے بہرہ ور کرتا ہے۔

خلیفہ کیا ہے۔ وہ جانشین ہے نبی کا وہ قائم مقام ہے رسول کا۔ وہ خدا کے احکام کے پہنچانے میں مامورِ وقت کا نائب ہے۔ ہاں اس کی ذمہ داریاں اور اس کے فرائض قریباً قریباً نبی کے فرائض ہیں۔ اسی لحاظ سے اس کی اطاعت واجب اس کے احکام کی تعمیل ضروری۔ اس کے فیصلہ کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا فرض ہے۔ چونکہ خلیفہ نبی کا روحانی جانشین ہوتا ہے۔ اس لئے وہ خدا کا پاکباز انسان روحانیت میں رہنما ہوتا ہے۔ کبھی ممکن نہیں کہ جب تک جماعت من حیث الجماعت روحانی کمال کو نہ پالے اس جماعت کی باگ ڈور ایسے انسانوں کے ہاتھ میں چلی جائے۔ جو نبی وقت کی محنت کو برباد اور روحانیت کو تباہ کرنے والے ہوں۔ عقل انسانی اس خیال کو بدیہی البطلان قرار دیتی ہے اسلام ہاں ہر سچا مذہب آزادیٔ فکر کا حامی ہوتا ہے۔ اس لئے کچھ طبائع خلافت کی اطاعت سے سرتابی کرتی ہیں۔ اور کئی نادان اسے "پیر پرستی" سے تعبیر کر کے آزادی کے دعویدار بن جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے۔ کہ خلافت نبوت کی نیابت کا نام ہے اس کے ساتھ محکم تعلق پیدا کرنے والے ہی دین و دنیا کی سعادت سے حصہ وافر پاتے ہیں۔ بیشک آزادیٔ رائے ہو۔ مگر آخر ایک مقام پر انسان کو ذاتی رائے قربان کرنی پڑتی ہے۔ انبیاء کے بعد یہ مقام مقامِ خلافت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے

خلیفہ کسی جمہوری سلطنت کے بادشاہ کی مانند نہیں ہوتا کہ جسے انسان مقرر کریں اور جب چاہیں معزول کردیں۔ بلکہ اپنے نبی متبوع کی مانند خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کیا جاتا ہے۔ دنیا نہ نبی کو نبوت سے ہٹا سکتی ہے اور نہ خلیفہ کو خلافت سے معزول کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ خودساختہ یا لوگوں کے بنائے ہوئے راہنما نقصان بشریت کی وجہ سے بسا اوقات قوم کو ہلاکت یا ناکامی کی طرف بھی لے جاتے ہیں اور اگر فتح بھی پا دیں تو وہ فتح انسانی ترقی کے تمام پہلوؤں پر مشتمل نہیں ہوتی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم اپنے کمزور بندوں کی راہنمائی کے لئے کسی اپنے سچے عاشق اور فنا فی اللہ انسان کو اپنا مظہر اور اپنا خلیفہ بنا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ تا اس کی رہبری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قوم ہلاکت کے تمام پہلوؤں سے محفوظ اور ترقی اور فتح مندی کے تمام رستوں پر گامزن ہو کر فائز المرام ہو جائے مگر اندھی دنیا شومیٔ قسمت سے اپنے حقیقی خیرخواہ اور سچے رہنما کی شناخت سے محروم رہ کر اس پر پتھراؤ شروع کر دیتی ہے۔

نبی تقاضائے بشریت اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ مگر ان اللہ حی لا یموت۔ لیکن اس کے جلوہ کا جو مظاہرہ نبی کی معرفت ہوتا ہے۔ وہ جلوہ رخصت نہیں ہوتا بلکہ نبی کی جماعت کے پاک وجودوں کی معرفت دنیا میں قائم رکھا جاتا ہے۔ اسی جلوہ کا نام خلافت ہے نبی کی زندگی میں بھی یہی جلوہ الٰہی بندوں کی رہنمائی کرتا ہے اور اس کی وفات کے بعد بھی وہی جلوہ خلفاء کی معرفت رونما ہو کر جماعت کی رہنمائی کا موجب بنتا ہے۔

سطحی نظر والے خیال کرتے ہیں کہ خلیفہ کا انتخاب جماعت کرتی ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ کونسی جماعت؟ کیا کوئی آزادی کا دعویٰ کرنے والی اور جمہوریت پر زور دینے والی جماعت اسے منتخب کرتی ہے؟ یا کہ بیعت کے ذریعے خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر بکی ہوئی جماعت۔ من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ۔ پھر جب بک ہی گئے تو کیسی آزادی اور اختیار کیسا اور انتخاب کیسا؟ یہ جماعت عاشقان صادق کی جماعت ہوتی ہے۔ جو محبوب آسمانی کی آواز پر فریفتہ ہوتی ہے۔ اس کے تازہ الہام اور کلام کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف کی سچائی پر پورا ایمان رکھتی ہے انہی الہامات میں سے ایک یہ الہام بھی ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض۔ یعنی اے مومنو! غمگین مت ہو۔ نبی کا وجود تم سے غائب ہو جائے گا۔ مگر میرا جلوہ جو اس کے وجود میں ظاہر ہوا۔ رخصت نہیں ہوگا میرا چہرہ پھر بھی بے نقاب ہی رکھا جائیگا یہ پختہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ ومن اصدق من اللہ قیلا۔ نبی کی وفات پر معاً وہ جلوہ کسی پاک دل پر نازل ہو کر اسے خلیفہ بنا دیتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا۔

نبی کی وفات اور خلیفہ کے تقرر میں ایک منٹ کا بھی وقفہ نہیں ہوتا یہ سطحی نظر کا دھوکہ ہے جو لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی کی وفات کے چند گھنٹے بعد خلیفہ مقرر ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ جلوۂ الٰہی غائبانہ طور پر نبی کی وفات پر معاً کسی دل پر نازل ہوتا ہے اور اسے خلیفہ بنا دیتا ہے۔ پھر مومنوں کی جماعت فوراً اس جلوہ کو شناخت کر کے پروانہ وار اس پر فریفتہ ہو جاتی ہے۔ اور یک دفعہ تمام مومنوں کی نظر اسی پاک دل خلیفہ کی طرف اٹھتی ہے۔ مگر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ انتخاب بندوں نے کیا۔ حالانکہ بندوں نے انتخاب نہیں کیا ہوتا بلکہ ان عاشق زار بندوں کے دل خود بخود اس پاک وجود کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ جس پر خدا کے فرشتوں نے خلافت کی چادر پہنا دی ہوتی ہے۔

اس چادر کو خلیفہ کے کندھوں سے اتارنے کی کسی بشر میں طاقت نہیں۔ کیونکہ یہ چادر بندوں نے نہیں خود خدا تعالیٰ نے پہنائی ہوتی ہے۔ جسے دنیا بادشاہت کے لئے منتخب کرے اسے دنیا ہٹا بھی سکتی ہے مگر خدا کے مقرر کردہ بادشاہ کے عزل کا سوال اٹھانے کا بھی دنیا حق نہیں رکھتی۔ اور جو شخص بھی خدا تعالیٰ کے خلیفہ کو معزول کرنے کا سوال اٹھائے وہ خود ہی معزول کیا جاتا ہے۔ اور خدا کی بادشاہت سے نکالا جاتا اور مردود شمار ہوتا ہے۔ ربنا انا نعوذ بوجھک ورضائک وقربک من سخطک ومن کل معصیۃ وفسق۔

خدا تعالیٰ کی بڑی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں اس پیارے وجود یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پر کہ باوجود ضعیف العمری کے کس معجزانہ شجاعت کے ساتھ اور کس مستحکم طور پر خلافت کے امر کو قائم کیا۔ کیا باوجود اثر اور رسوخ لیاقت اور قابلیت کے آپ کا مقابلہ کرنے والے کبھی ذرہ بھر بھی کامیاب ہوئے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہر قدم پر منہ کی کھائی اور ہر میدان میں ذلت کی مار سے مارے گئے۔

پھر جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نادانوں نے سمجھا کہ حضرت مولوی صاحب کا وجود ان کے ارادوں میں حائل تھا۔ اب حضور کی آنکھ بند ہوتے ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر یہ خیال نہ کیا کہ ہم نور الدین رضی اللہ عنہ کا نہیں بلکہ حقیقتاً خدا تعالیٰ کے جلوے کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس جلوہ الٰہی کا مقابلہ نہ آپ کی زندگی میں ہو سکا اور نہ بعد میں ہو سکتا تھا۔ ان اللہ حی لا یموت۔

۱۲ اور ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کے دن ہمیں خوب یاد ہیں۔ اپنی ساری کیفیت کے ساتھ۔ اہل پیغام نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات سے قبل ہی منافقانہ طور پر ایک ٹریکٹ چھپوا کر لاہور میں چھپا رکھا تھا۔ وفات کی خبر کے ساتھ ہی لاہور سے مختلف جماعتوں میں پوری تن دہی کے ساتھ تقسیم کیا۔ منافقین نے اپنے اثر اور رسوخ پر توکل کرتے ہوئے ۲۴ گھنٹہ سے زائد تک ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ خلافت قائم نہ ہو۔ مگر کون تھا جو خدا کے کام کو روک سکتا ہو۔ خدا تعالیٰ کا جلوہ تھا جو ایک پاک بندے کے دل پر نازل ہو چکا تھا۔ منافقانہ چیخ و پکار گو اس وقت کون سن سکتا تھا۔ جب کہ آنکھوں کے سامنے دلوں کے کھینچنے والا اور روحوں کو بے اختیار سجدہ میں گرا دینے والا جلوہ الٰہی نظر آرہا تھا۔ مومنوں کی جماعت محمود کی طرف بے اختیار کھچی جاتی تھی۔ دراصل نہ کوئی جمہوریت تھی نہ کوئی انتخاب تھا بلکہ درحقیقت پروانے شمع پر فدا ہونے کے لئے ٹوٹے پڑتے تھے۔ نہ صرف قادیان والے ہی بلکہ بیرون جات کے مومن بھی تاروں کے ذریعہ سے بیعت کرنے کے لئے بیتاب تھے

میں اس وقت بچہ تھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا طالب علم۔ مجھے اہل پیغام کے جھگڑوں کا کچھ علم نہ تھا۔ نہ ہی میں ان الہامات سے واقف تھا۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائے جاتے ہیں۔ کان اللہ نزل من السماء والے الہام سے بھی میں بے خبر تھا مگر میں للہ گواہی دیتا ہوں کہ خلافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثانیہ کے قیام کے روز شام کے وقت مجھے زور سے یہ احساس ہو رہا تھا۔ گویا کہ میں نے آج خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا۔

فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ

خلافت ایک نعمت الٰہی ہے۔ جو ہماری کمزور جماعت کو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم نے عطا فرمائی ہے۔ لیستخلفنھم میں ھم کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ خلافت ایک قومی نعمت ہے۔ جب انگریز قوم کا ایک غریب فرد بھی فخر کرتا ہے۔ کہ بادشاہ اس کا ہم قوم ہے۔ تو کس قدر خوشی اور فخر کا مقام اس خوش قسمت جماعت کے لئے ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے کبھی بھی معزول نہ ہو سکنے والی روحانی اور دائمی بادشاہت عطا فرمائی ہے۔ تباہ ہو گئے اپنے اور خلیفہ کے درمیان غیریت رکھنے والے منافق جن کے نفسوں نے ان کو دھوکہ میں ڈال کر آسمان کی بلندیوں سے گرا کر زمین کی گہرائیوں میں دے پھینکا ہے۔ اور یخادعون اللّٰہ کا مصداق ہیں وہ لوگ جو خلافت سے الگ ہو کر دعوے کرتے ہیں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کا۔ وما ھم بمؤمنین کیونکہ خلافت نام اسی چہرہ کے بے نقاب رہنے کا ہے جس نے اپنے عاشقوں کے دل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جھکا رکھے تھے

سو حقیقتاً خلافت کا منکر مسیح موعود علیہ السلام اور تازہ کلام الٰہی کا منکر ہے۔ بالکل سچ ہے۔ جو فرمایا۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کہ میرا انکار دہریت سے ورے نہیں رکھیگا۔

خدا کرے کہ ہم اس کے مقرر کردہ خلیفہ کے بازو بن جائیں۔ اور سچے خادم ہو کر اس کے مقاصد کی تعمیل اور تکمیل کا ذریعہ بنیں۔ اور اس کے قدموں میں نثار ہونے کی نعمت حاصل کریں۔ آمین

خاکسار
بدرالدین احمد ایم بی ایس رکن مجلس انصار سلطان القلم

خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کا حلفیہ بیان

معزز حضرات! میری عمر اس وقت تقریباً ۷۰ سال کی ہے۔ میں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ گویا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہوں۔ موجودہ فتنہ نے مجھے آمادہ کیا ہے کہ میں بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق شہادت دوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ خواب مجھے اُس زمانہ میں جبکہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ابھی حیات تھے۔ اور آپ (حضرت میاں صاحب) حج کی غرض سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ بتایا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رض کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی خلیفہ ہونگے۔

چونکہ حضور کی صداقت پر آج تک احباب جماعت کی طرف سے بیسیوں مضامین شائع ہو چکے ہیں اور ان مضامین کی بنا ان پیشگوئیوں پر ہے۔ جو جری اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی ہیں۔ اس لئے میں ان پیشگوئیوں اور الہامات کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ میں صرف بطور شہادت اپنا واقعہ بیان کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کیونکہ یہ بشارت میرے پاس ایک امانت الٰہی تھی۔ جس کا دنیا کے سامنے پیش کرنا میرا فرض تھا۔

میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر سچا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں لعنت اللّٰہ علی الکاذبین خاکسار کو رویا میں دکھایا گیا کہ چاند آسمان سے ٹوٹ کر حضرت امیر المومنین کی جھولی میں آپڑا ہے۔ پھر دوسری رویا میں دکھایا گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہونگے۔ ان کی نصرت ہوگی۔ اور ان پر وحی بھی نازل ہوگی۔ یہ دونو خوابیں میں نے لکھکر حضرت خلیفہ اول رض کے حضور بھیجدیں آپ نے جواب میں لکھا۔ کہ "آپ کی خوابیں مبارک ہیں" پھر جب میں قادیان جلسہ سالانہ پر گیا تو علیحدگی میں بندہ نے روبرو میاں عبد الحی صاحب مرحوم حضرت خلیفہ اول رض سے عرض کیا۔ کہ یا حضرت جو خوابیں میں نے آپ کو تحریر کی تھیں۔ ان سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہونگے۔ حضرت خلیفہ اول رض اور میاں عبد الحی صاحب مرحوم چارپائی پر بیٹھے تھے اور میں نیچے پیڑی پر بیٹھا تھا۔ حضور نے جھک کر مجھکو فرمایا۔ "اسی لئے اس کی ابھی سے مخالفت شروع ہوگئی ہے"۔

پھر میں نے عرض کیا۔ یا حضرت سچے کا نشان بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ اس کی مخالفت ہو۔ آپ نے فرمایا "ہاں سچے کا یہی نشان ہوتا ہے"!

دوسرے سال جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت میاں صاحب حج کرکے واپس آئے ہوئے تھے ان دنوں آپ اخبار الفضل کے ایڈیٹر تھے۔ ایام جلسہ میں بندہ منشی شادی خاں سیالکوٹی کے ساتھ دفتر الفضل میں گیا۔ میاں صاحب اخبار دیکھ رہے تھے۔ میں نے السلام علیکم کے بعد عرض کیا کہ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں آپ نے میری طرف دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے رویا میں دکھلایا ہے کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد آپ خلیفہ ہونگے۔ اور آپ کامیاب بھی ہونگے۔ یہ بات سن کر آپ نے پھر میری طرف نہیں دیکھا۔ اس وقت مجھے معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو یہ بات سنکر بہت غم پیدا ہوگیا ہے۔ مجھے اپنی ان خوابوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی پر پورا پورا یقین ہے۔

پس میں بصیرت کی راہ سے باآواز بلند کہتا ہوں۔ کہ خدا کی قسم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ ان کی مخالفت حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کی مخالفت ہے۔ کیونکہ اس وقت آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قائمقام ہیں۔ ان سے بغض اور عداوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض اور عداوت ہے۔ خاکسار غلام حسین نمبردار اراضی یعقوب سیالکوٹ حال عارف والا ضلع منٹگمری

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر ان کو ماہواری کی خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ قیمت مکمل خوراک دو روپے [illegible] محصول [illegible] ملنے کا پتہ۔ اہلیہ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۴۷۷۸: منکہ احمد خان ولد سردار خان قوم رہان راجپوت پیشہ زمیندار عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن موضع چھنی تاجہ رہان ڈاکخانہ ٹھٹہ رانجھہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۳/۷/۳۷ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ البتہ میں ۲۰/- روپے ماہوار کا ملازم ہوں۔ اس کے متعلق میری وصیت ہے کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر مجھے اللہ تعالےٰ کوئی اور جائداد دے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور کی ملکیت ہوگا۔

العبد:۔ ملک احمد خان حال نامر آباد اسسٹنٹ ڈاکخانہ ریلوے سٹیشن کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن قادیانی بقلم خود

گواہ شد:۔ نیک محمد خان غزنوی بقلم خود

نمبر ۴۷۹۷: منکہ چاند بی زوجہ شیخ میراں صاحب مرحوم قوم شیخ ساکن دیولوگ ضلع رائچور جی۔ آئی۔ پی ریلوے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۳/۷/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت میرا مہر رقمی ایکہزار روپیہ سکہ عثمانیہ ہے جو میرے مرحوم شوہر نے اپنی زندگی میں نقد ادا کر دیا ہے جو اس وقت میرے والد کے پاس بطور امانت محفوظ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے بعد جو بھی جائداد میرے حق میں ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔

العبد:۔ چاند بی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد عبد الرحیم سوداگر۔

گواہ شد:۔ محمد عبد الرحیم سکرٹری انجمن احمدیہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس خان خان محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ایبٹ آباد

کالا خان ولد حیات خان پٹھان ساکن گھوڑا بازگراں تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

بنام

عزیز خان ولد حیات خان پٹھان سکنہ ایضاً حال کوئٹہ بلوچستان متصل ریلوے سٹیشن مالک ڈیری فارم

دعویٰ تقسیم اراضی واقعہ دیہہ گھوڑا بازگراں

بمقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعاعلیہ سے عدالت کو تسلی ہو چکی ہے۔ کہ مدعاعلیہ پر معمولی طور پر تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ پس بذریعہ اشتہار ہذا اس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ ۲۴ ۸/۳۷ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۱۲ ۸/۳۷

(دستخط۔ نائب تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم)

(مہر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ایبٹ آباد۔ ہزارہ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہان میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب یہ دواخانہ ہذا عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔

آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رضؓ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔ نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور ومعروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی قادیان

ضرورت رشتہ

ایک شریف گھرانے کی معزز تعلیم یافتہ سلیقہ شعار اور دیندار لڑکی کے لئے موزون رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا مخلص احمدی اور برسر روزگار ہونا چاہیئے۔ قادیان میں مستقل سکونت رکھنے کے خواہشمند اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔ خط وکتابت بنام۔ م معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل ہو۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے ہر مرض کی مجرب دوا منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

غیر معمولی ہمدردی کا عملی ثبوت

یعنی تریاق اعظم جیسی حیرت انگیز دوا جو دو سو بیماریوں کا ایک ہی علاج ہے۔ از ۲۰ اگست تا یکم ستمبر کے لئے نصف قیمت پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دوا کی ایک شیشی کا آپ کے گھر میں ہونا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ گویا ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کے گھر میں ہیں۔ اور آپ ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز ہیں۔ لہذا کوئی گھر بھی اس تریاق اعظم کی شیشی سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ اصل قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے رعایتی ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ معدہ کے لئے آج کل کا موسم بہت خراب ہے۔ یہ تریاق اعظم۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ پیٹ کا پھولنا۔ پیٹ درد۔ قراقر معدہ۔ ریح معدہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف۔ اور علاوہ ازیں ان حسب ذیل بیماریوں کے لئے خصوصیت سے بہت مفید۔ مثلاً۔ سر درد ہر قسم۔ کمزوری دماغ۔ زکام۔ مرگی سرسام۔ بے حسی۔ لقوہ۔ فالج۔ خارش دماغ۔ بے ہوشی۔ دماغی چوٹ۔ اعصابی درد۔ خواب غفلت۔ بے خوابی۔ ہذیان۔ درد آنکھ۔ گوہانجنی درد کان۔ کانوں میں کھجلی۔ ورم گوش۔ کرم کان۔ کان کا بجنا۔ امراض ناک۔ ناک میں پھنسیاں۔ بدبوئے ناک۔ بدبوئے دہن۔ چھینکیں۔ سونگھنے کی قوت کا کم ہونا۔ نکسیر۔ تپ نزلی۔ درد دانت یا داڑھ۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ درد و کرم دندان۔ دانتوں سے خون جانا۔ دانتوں کو پانی لگنا۔ منہ میں چھالے منہ کا سوجھنا۔ سوزش لب۔ سوزش زبان۔ پھٹنے لب۔ دانتوں کا اسفنجی ہونا۔ (سکروی) دانت نکلنا۔ حلق کا بیٹھ جانا۔ گلے پڑنا۔ سوزش گلو۔ گلے میں کھرکھری۔ کھانسی نزلہ۔ زکام۔ دمہ۔ بلغمی کھانسی۔ دمہ خشک۔ سل۔ نمونیہ۔ امراض دل۔ درد دل۔ ورم پستان۔ درد قولنج۔ کینچوا۔ سب اقسام کرم الامعاء۔ پھوڑا معدہ۔ اسہال پیچش۔ جی متلانا۔ قے۔ خون کی قے۔ ورم معدہ۔ قبض دائمی۔ ہچکی۔ کھٹی ڈکار۔ جہازی بیماری۔ یرقان۔ جلودھر درد جگر۔ نفخ جگر۔ استسقا۔ تلی۔ خروج مقعد۔ بھگندر۔ بواسیر۔ سوزش مثانہ۔ درد گردہ و مثانہ۔ جریان۔ نامردی۔ ورم خصیہ۔ بائی گولہ۔ سر درد زنان۔ پرسوت زنان۔ سیلان الرحم۔ کثرت حیض۔ امراض حمل۔ امراض رحم۔ حیض کا درد سے آنا۔ حیض کا کم آنا۔ تمام درد اندرونی و بیرونی۔ گنٹھیا۔ عرق النساء (رینگن بائو) درد پشت۔ پنڈلیوں کا پھولنا۔ جملہ اقسام بخار۔ انفلوئنزا یعنی جنگی بخار۔ تپ دق۔ پھوڑا پھنسی۔ زخم۔ ران کا لاسنا۔ پت یا پتی۔ داد چنبل گلٹیاں۔ ورم چوٹ۔ خنازیر۔ (رہجیران) آگ سے جلنا۔ ناسور۔ چھپاکی۔ بجلی سے جھلسنا۔ خارش مسہ۔ داغ خال۔ سوزش۔ کھجلی۔ مہاسے۔ پسینہ بدبودار بغلگند۔ ہاتھ پاؤں کا پھوٹنا۔ کچلا جانا۔ چھیپ۔ چھالے۔ کثرت پسینہ۔ آتشک۔ سوزاک۔ زہر دار ڈنگ۔ افیون چھڑوانا۔ تمباکو کا زہر۔ باؤلے کتے کا کاٹنا۔ زہریلی اشیاء کھائی جانا۔ طاعون و امراض بچگان۔ بچوں کا دودھ نہ پینا۔ ڈبہ اطفال۔ خسرہ۔ چیچک۔ بٹن۔ موٹاپا۔ وغیرہ غرضیکہ اور بھی کئی ایک امراض کا یہ ایک ہی دوا بہترین علاج ہے۔ مفصل آپ کو پرچہ ترکیب استعمال سے معلوم ہوگا۔ یہ تریاق اعظم کیا ہے۔ حقیقی معنوں میں بنی نوع انسان کے لئے پیغام شفا ہے۔ آپ کے گھر میں اس کی ایک شیشی کا موجود رہنا۔ گویا یہ اس بات کی گارنٹی ہے۔ کہ آپ واقعی ڈاکٹروں اور حکماء کی ضرورت سے بے نیاز ہیں

تریاق اعظم کے ذریعہ جاں بلب مریض کو شفا ہو گئی

جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب اپر ایر آبزرویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی۔ استعمال کی میں اس کی جسقدر بھی تعریف کروں۔ کم ہے۔ یہ تریاق اعظم ہر ایک بال بچے والے گھر میں موجود رہنا بہت ضروری ہے۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ ڈاکٹر اور حکیم کا ملنا مشکل تھا۔ اور میرے ایک پڑوسی کی جان نکل رہی تھی۔ اس جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوئی۔ اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں۔ جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپ نے ایسی دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے۔ تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں بہت جلد بذریعہ وی۔ پی۔ بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں۔"

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۷؍ اگست۔ بحری اور فوجی مدبرین برطانیہ کا ایک اجلاس دفتر وزیر خارجہ میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ شنگھائی سے برطانوی باشندوں کے باہر نکالنے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ برطانوی قونصل جنرل مقیم چین کو اس شہر کو خالی کرنے کے متعلق ہدایات روانہ کر دی گئی ہیں۔

لاہور ۱۷؍ اگست۔ آج اتحاد کانفرنس کی اس سب کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جو مذہبی اور غیر مذہبی مسائل پر بحث کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ سب کمیٹی کے اجلاس کا ایجنڈا حسب ذیل ہے۔ یہ ایجنڈا صدر کی طرف سے بغرض منظوری سب کمیٹی میں پیش کیا گیا۔ (۱) مسائل متعلقہ اشیاء خوردنی (۲) جلوس۔ جلوسوں کے راستے اور اوقات (۳) عبادت گاہوں کے سامنے باجہ یا دوسرے مظاہرے (۴) مذاہب اور مذہبی پیشواؤں کے خلاف حملوں کی اشاعت (۵) مذہبی تبلیغ اور تبدیل مذہب وغیرہ وغیرہ۔

کلکتہ ۱۷؍ اگست۔ کل بنگال اسمبلی میں کانگرس کی تحریک التوا جو "یوم انڈیمان" کو مظاہرین پر پولیس کے لاٹھی چارج کے خلاف احتجاج کے لئے پیش کی گئی تھی۔ ۱۳۰ آراء کے مقابلہ میں ۷۲ آراء کی مخالفت سے مسترد ہو گئی۔

امرتسر ۱۶؍ اگست سردینی اکالی دل کے ایک اجلاس میں اس غرض کی ایک قرارداد منظور کی گئی کہ اکالیوں نے کوٹ بھائی تھان سنگھ میں جو جتھہ بازی شروع کر رکھی ہے اس کو ہاتھ میں لیا جائے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ مورچہ کی تحریک کو تقویت دینے کے لئے ۲۵ اگست کو ماسٹر تارا سنگھ کی قیادت میں ایک سو سکھوں پر مشتمل ایک جتھہ بھیجا جائے۔

مدراس ۱۷؍ اگست۔ کل یہاں ہندو مسلم فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ جب کہ دو مسلمانوں پر خنجر سے وار کئے گئے۔ ان میں سے ایک جاں بحق ہو گیا

اس سلسلے میں تین گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

جموں ۱۶؍ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کی میعاد میں مزید دو ہفتے کی توسیع کر دی ہے۔ اس کے ذریعہ جموں اور ارد گرد پانچ میل تک عام جلسوں کی ممانعت ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دوکانوں پر پکٹنگ کرنے مظاہرے کرنے اور کسی شخص کو دکان کھولنے سے بند کرنے یا کھلی ہوئی دکان کو بند کرنے کے لئے مجبور کرنے کو بھی خلاف قانون قرار دیتے ہوئے اس کی ممانعت کر دی ہے۔

شنگھائی ۱۷؍ اگست شنگھائی کے گرد و نواح میں چینی اور جاپانی افواج میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ ان کی گولہ باری نے چینیوں کے ۷۵ ہوائی جہاز تباہ کر دئے ہیں شنگھائی کو غیر ملکی لوگ خالی کر رہے ہیں۔ ہفتہ کو دو بجے بعد دوپہر ۸ جاپانی ہوائی جہازوں نے چینی مستقر اور دوسرے مقامات پر بمباری کی تمام شہر میں دھواں ہی دھواں پھیل گیا اتلاف جان و مال کا ابھی تک اندازہ نہیں کیا گیا۔ بعد کا اندازہ ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد ۶۸۷ تک ہے۔ جن میں بعض برطانوی اور امریکن بھی شامل ہیں۔

ایبٹ آباد ۱۷؍ اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو سرکاری طور پر اطلاع دی گئی ہے۔ کہ بعض اخبارات کی اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ موجودہ وزارت استعفیٰ دینے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔

راولپنڈی ۱۷؍ اگست راولپنڈی کے نزدیک ایک ریلوے سٹیشن پر ایک مفرور فوجی سپاہی اور پولیس میں زبردست تصادم ہوا۔ ملزم نے پولیس سے تصادم سے پہلے دیہاتیوں کی ایک جماعت پر بھی فائر کئے۔ اور ایک دیہاتی کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ اور متعدد کو مجروح کر دیا۔ پولیس اسے پکڑ کر راولپنڈی لائی۔ جہاں اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

لاہور ۱۶؍ اگست۔ آج دیوان حکم چند مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ڈاکٹر محمد عالم ایم۔ ایل۔ اے کی طرف سے خان بہادر میاں احمد یار خان دولتانہ اور ایڈیٹر و مینیجر اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے خلاف ایک مضمون شائع کرنے کی بنا پر ہتک عزت کے الزام میں مقدمہ برائے سماعت پیش ہوا۔ ڈاکٹر عالم نے ہز ایکسی لینسی وائسرائے سے درخواست کی تھی۔ کہ یہ مقدمہ کسی دوسرے صوبہ میں منتقل کر دیا جائے لیکن وہاں سے جواب ملا۔ کہ پراونشل حکومت سے درخواست کیجئے۔ ڈاکٹر عالم نے عدالت سے مقدمہ کے التوا کے لئے درخواست کی۔ چنانچہ عدالت نے مقدمہ ۱۹؍ اکتوبر پر ملتوی کر دیا۔ تاکہ ڈاکٹر صاحب انتقال مقدمہ کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کو متوجہ کر سکیں

پٹنہ ۱۶؍ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ضلع پٹنہ کے ایک گاؤں میں گائے ذبح کرنے کے مسئلہ پر ہندو مسلم فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر حکام کی مداخلت سے صورت حالات پر قابو پا لیا گیا۔ مسلمانوں کا بیان ہے کہ عید اضحیٰ کے علاوہ دیگر اوقات پر بھی انہیں گائے ذبح کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن ہندوؤں نے اس کی مخالفت کی۔ اس سلسلہ میں فریقین سے پر امن رہنے کے لئے ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔

جموں ۱۷؍ اگست۔ کل امتناعی احکام کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں پانچ اشخاص پر مشتمل ایک جتھے کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار شدگان کی مجموعی تعداد ۱۳۷ ہے۔ جن میں سے ۷ معافی مانگ کر رہا ہو چکے ہیں۔

لاہور ۱۷؍ اگست مسٹر کے ایل گابا نے ہائی کورٹ میں اس مطلب کی ایک درخواست دی تھی۔ کہ ان کے خلاف مقدمہ میں شہادت استغاثہ ختم ہو چکی ہے۔ اور چونکہ اس شہادت سے ان کے خلاف کوئی بات ثابت نہیں ہوئی۔ اس لئے انہیں بری کر دیا جائے۔ آج اس درخواست کی سماعت مسٹر جسٹس جے لال اور مسٹر جسٹس بھڈے پر مشتمل ڈویژن بنچ کے روبرو ہوئی۔ عدالت نے درخواست مسترد کر دی۔

امرتسر ۱۶؍ اگست۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۴ ہے

کراچی ۱۶؍ اگست آج سندھ اسمبلی میں ڈسٹرکٹ بورڈ دادو کے معاملات میں کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر کی طرف سے مداخلت کے سلسلہ میں ایک تحریک التوا پر بحث ہو رہی تھی۔ کہ ۲۳ ارکان اسمبلی جن میں کانگرسی اور برسر اقتدار پارٹی کے بعض ارکان بھی تھے۔ واک آؤٹ کر گئے تحریک پر درجن کے قریب تقریریں ہو چکی تھیں۔ کہ بعض ارکان نے بحث کو بند کر دینے کے لئے کہا۔ مگر صدر نے یہ مطالبہ منظور نہ کیا جس پر واک آؤٹ کا یہ مظاہرہ عمل میں آیا۔

بمبئی ۱۶؍ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک جہاز کو جو ۲۳؍ اگست کو بمبئی سے ۳۰۰ مسافر لے کر چین کے لئے روانہ ہوا تھا۔ شنگھائی کی بندرگاہ کے باہر چین اور جاپان کی جنگ کے باعث روک دیا گیا۔ اسے بندرگاہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اس لئے وہ بندرگاہ سے باہر سمندر میں لنگر انداز ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی